السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا آدمی کو عمارت کی تعمیر پر خرچ کرنے سے ثواب ملتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرنے کی دو قسمیں ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أما إن کل بناء وبال علی صاحبہ إلا مالا، إلا مالا" یعنی إلا مالا بد منہ"

"خبردار! ہر عمارت اس کے مالک پر وبال ہے مگر جس کے بغیر گزارا نہیں ہوسکتا (وہ وبال نہیں)۔" (صحیح السلسلة الصحیحة 2830۔ ابوداؤد 5237۔ کتاب الادب: باب ماجاء فی البناء ابن ماجہ 4161۔ کتاب الزھد: باب فی البناء والخزاب)

اور خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"یوجر الرجل فی نفقتہ کلھا إلا التراب۔ أو قال: فی البناء"

"آدمی کو اس کے ہر قسم کے خرچے پر اجر دیا جاتا ہے لیکن مٹی پر خرچ کیا ہوا باعث اجر نہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ عمارت کی تعمیر میں خرچ کیا ہوا باعث اجر نہیں۔ (صحیح السلسلة الصحیحة 2831۔ ترمذی 2483۔ کتاب صفة القیامة والرقائق والورع ابن ماجہ 4163۔ کتاب الزہد: باب فی البناء والخراب)

شیخ البانی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اس اور اس سے پچھلی حدیث میں مسلمان کو عمارتیں تعمیر کرنے کا اہتمام اور اسی کا خیال رکھنے سے باز رہنے کا کہا گیا ہے کہ وہ اپنی ضرورت سے زیادہ اس کی پختہ تعمیر نہ کرے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ خاندان کے چھوٹے اور بڑے ہونے کے اعتبار سے ضرورت میں بھی اختلاف اور فرق ہے اور کچھ تو بہت ہی زیادہ مہمان نواز ہوتے ہیں اور ان کے پاس بہت زیادہ مہمان آتے رہتے ہیں اور کچھ کی حالت ایسی نہیں ہوتی تو اس حیثیت سے یہ معنی مکمل طور پر اس صحیح حدیث کے ساتھ ملتا ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے۔

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ

"ایک بستر آدمی کے لیے ایک بستر اس کی بیوی کے لیے تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہے۔" (مسلم 2084۔ کتاب اللباس والزینة باب کراھیہ مازاد علی الحاجة من الفواش واللباس ابوداؤد 4142۔ کتاب اللباس، باب فی الفواش نسائی 3385۔ وفی السنن الکبری 557/3۔ ابن حبان 673۔ شرح السنة للبغوی 3127)

اسی لیے حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث کو ترجمة الباب میں ذکر کرنے کے بعد کہا ہے۔

یہ سب کچھ غیر ضروری اشیاء پر محمول کیا جائے گا لیکن جس کے بغیر گزارا ہی نہیں مثلاً رہائش سردی اور گرمی سے بچاؤ کے لیے اشیاء تو وہ اس سے خارج ہیں (یعنی انہیں رکھنے کی اجازت ہے)

پھر حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے بعض لوگوں کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ ساری عمارت تعمیر کرنا ہی گناہ ہے یہ قول نقل کرنے کے بعد اس کا تعاقب کرتے ہوئے کہا ہے۔

معاملہ اس طرح نہیں بلکہ اس مسئلے میں کچھ تفصیل ہے اور ہر وہ چیز جو ضرورت سے زیادہ ہو اس سے گناہ لازم نہیں آتا۔ اس لیے کہ کچھ عمارتوں کی تعمیر ایسی ہے۔ جس پر اجرو ثواب ہوتا ہے مثلاً ایسی عمارت جس کی تعمیر سے بنانے والے کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ ہوتا ہو تو اس عمارت کی تعمیر سے بنانے والے کو اجرو ثواب حاصل ہوگا۔ (دیکھیں السلسلة الصحیحة 2831) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص510

محدث فتویٰ